309602 ـ جنت کے درجات کی تعداد اور اس بارے میں وارد احادیث میں تطبیق

سوال

یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ جنت کے درجات کی تعداد سو ہے، جیسا کہ حدیثِ شریف میں واضح طور پر آیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ اور فردوس ان سب میں سب سے بلند درجہ ہے، اسی سے جنت کی چاروں نہریں پھوٹتی ہیں، اور اس کے اوپر عرش ہے۔ لہٰذا جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے فردوس کا سوال کرو۔) لیکن بعض دوسری احادیث میں اس طرح کا ذکر بھی ملتا ہے، جیسے یہ حدیث: (جو شخص نبی پر ایک مرتبہ درود پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں دس درجے بلند کر دیتا ہے۔) اسی طرح وہ حدیث بھی ہے جس میں بازار میں داخل ہونے والے شخص کا ذکر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ کلمات کہے: { لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ ، يُحْيِي وَيُمِيتُ ، وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ ، بِيَدِهِ الخَيْرُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ } تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس سے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے، اور اس کے لیے دس لاکھ درجے بلند کر دیتا ہے۔) تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کے لیے دس لاکھ درجے بلند کر دیے جائیں جبکہ جنت میں تو صرف سو درجے ہی ہیں؟ یا یہ کسی اور چیز کے بارے میں ہے؟ اسی طرح وہ حدیث بھی ہے جس میں آیا ہے: (جب کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لیے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔) اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص دس مرتبہ درود پڑھے تو اس کے لیے سو درجے بلند ہو جائیں گے۔ تو پھر اس کا کیا مفہوم ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول: جنت کے درجات کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

پہلی حدیث:

اسے ترمذی نے اپنی ''سنن'' (2914) میں اور امام احمد نے ''مسند'' (6799) میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ، اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے تم دنیا میں پڑھا کرتے تھے، کیونکہ تمہارا مقام اس آخری آیت

کے پاس ہو گا جسے تم پڑھو گے۔) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے ''سلسلہ صحیحہ'' (2240) میں صحیح قرار دیا ہے۔

خطابی رحمہ اللہ ''معالم السنن'' (1/289) میں کہتے ہیں:
''اثر میں آیا ہے کہ قرآن کی آیات کی تعداد جنت کے درجات کے برابر ہے۔ اس لیے کہ قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ جنت کے درجات میں اسی قدر اوپر چڑھتا جائے جتنا وہ قرآن کی آیات پڑھتا تھا۔ لہٰذا جو شخص پورا قرآن پڑھتا رہا ہو گا وہ جنت کے سب سے بلند درجات تک پہنچ جائے گا، اور جو اس کا کچھ حصہ پڑھتا رہا ہو گا اس کی بلندی بھی اسی کے مطابق ہو گی۔ پس ثواب کی انتہا قراءت کی انتہا پر ہو گی۔'' ختم شد

ابن قیم رحمہ اللہ ''حادي الأرواح'' (ص 79) میں کہتے ہیں:
''اور مسند احمد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (صاحبِ قرآن سے جنت میں داخل ہونے کے بعد کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور اوپر چڑھتے جاؤ۔ پس وہ ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا یہاں تک کہ جو آخری آیت اسے یاد ہوگی اسے پڑھ لے۔) تو یہ حدیث اس بات کی صریح دلیل ہے کہ جنت کے درجات سو سے زیادہ ہیں۔''ختم شد

دوسری حدیث:

امام بخاری نے ''صحیح بخاری'' (647) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (آدمی کی جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز اس کی گھر میں یا بازار میں پڑھی جانے والی نماز سے پچیس گنا زیادہ اجر رکھتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے اور اسے صرف نماز ہی باہر نکالتی ہے، تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اس سے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ نماز ادا کر لیتا ہے تو جب تک اپنی نماز کی جگہ میں رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اور تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک نماز ہی میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہے۔)

تیسری حدیث:

اسے مسلم نے اپنی ''صحیح'' (488) میں معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: مجھے ایسا عمل بتائیے جسے میں کروں تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے جنت میں داخل کر دے۔ یا انہوں نے کہا: میں نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل بتائیے۔ تو وہ خاموش رہے۔ پھر میں نے دوبارہ پوچھا تو وہ خاموش رہے۔ پھر تیسری مرتبہ پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے پوچھا تھا، تو آپ

صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کثرت سے سجدہ کیا کرو، کیونکہ تم اللہ کے لیے جو بھی ایک سجدہ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تمہارا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کے سبب تم سے ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔)

چوتھی حدیث:

اسے نسائی نے اپنی "سنن" (1297) میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور اس کے لیے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے "صحیح الأدب المفرد" (500) میں صحیح قرار دیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ وہ احادیث جن میں درجے بلند ہونے کا ذکر آیا ہے اور اس کے مقابلے میں گناہ مٹانے کا ذکر بھی ہے، جیسا کہ مذکورہ احادیث میں ہے، ان میں "درجہ" سے مراد غالباً نیکی اور اجر میں اضافہ ہے، نہ کہ صرف جنت کے وہ مخصوص درجات جن کی تعداد کے بارے میں گفتگو جا رہی ہے۔

ابن رسلان رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"(اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ایک درجہ بلند کرتا ہے) اس سے مراد یہ ہو سکتا ہے کہ یہ درجہ معنوی ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے مرتبے اور مقام میں اضافہ ہو جائے، یا جنت میں اس کا درجہ بلند ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ حقیقی درجہ ہو، یعنی جنت کے درجات میں سے ایک درجہ۔ لیکن اس کے بعد جو گناہ کے مٹانے کا ذکر آیا ہے، وہ پہلے معنی کو زیادہ ترجیح دیتا ہے۔ (یا اس کے ذریعے اس سے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے) یعنی اس سجدے کے سبب اس کے نامۂ اعمال سے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔" یہ اقتباس "شرح سنن ابو داود" (3/570) سے ختم ہوا۔
مزید دیکھیے: "فتح الباری" از ابن حجر (10/105)۔

پانچویں حدیث:

اسے ترمذی نے اپنی "سنن" (3428) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ کہے: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ ، يُحْيِي وَيُمِيتُ ، وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ ، بِيَدِهِ الخَيْرُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس سے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے، اور اس کے لیے دس لاکھ درجے بلند کر دیتا ہے۔)

لیکن اس حدیث کی صحت کے بارے میں اختلاف ہے، اور اکثر ائمہ کے نزدیک یہ حدیث ضعیف بلکہ منکر ہے، جیسا

کہ اس کی وضاحت پہلے سوال نمبر (223533) کے جواب میں گزر چکی ہے۔

دوم: جس حدیث کا ذکر سائل نے کیا ہے کہ جنت کے درجات سو ہیں، اس کے بارے میں زیادہ قریب بات یہ ہے کہ وہ جنت کے درجات کو صرف سو تک محدود کرنے پر دلالت نہیں کرتی۔ اس کی وضاحت درج ذیل ہے:

پہلی بات:

سوال میں مذکور حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' (2790) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، خواہ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یا اپنی اس زمین میں بیٹھا رہے جہاں وہ پیدا ہوا ہے۔) صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ دے دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (بلاشبہ جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ لہذا جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے فردوس کا سوال کرو، کیونکہ وہ جنت کا درمیانی اور سب سے بلند حصہ ہے — میرا گمان ہے کہ اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے — اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔)

دوسری بات:

یہ حدیث ان سابقہ احادیث کے خلاف نہیں ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کے درجات کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، یا یہ کہ وہ قرآن کی آیات کی تعداد کے برابر ہیں۔

لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے اس فرمان: (جنت میں سو درجے ہیں) کا مطلب یہ نہیں کہ اس سے زیادہ درجات نہیں ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے حدیث میں آیا ہے: (بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔) جبکہ دوسری حدیث میں ہے: (اور میں تجھ سے ہر اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو تیرا ہے، جس کے ساتھ تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا، یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اسے اپنے علمِ غیب میں خاص رکھا ہے کسی کو نہیں بتلایا۔)

اہلِ علم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے اس فرمان: (جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے تیار کیا ہے) کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، مثلاً:
یہ کہ یہ درجات صرف مجاہدین کے لیے خاص ہوں، دوسرے لوگوں کے لیے نہیں۔

یا یہ کہ یہاں عدد مقصود نہیں بلکہ کثرت مراد ہے۔

یا اس کا معنی یہ ہو کہ جنت میں داخل ہونے والے ہر شخص کے لیے سو درجے ہوں۔

لیکن زیادہ راجح بات یہ ہے کہ یہ سو درجے مجاہدین کے ساتھ خاص ہیں، جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس سے دوسرے درجات کے وجود کی نفی نہیں ہوتی، جیسا کہ سابقہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ ''المفهم'' (12/28) میں کہتے ہیں:
''نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ فرمان: (اور ایک اور عمل ہے جس کے ذریعے بندے کے سو درجے بلند کیے جاتے ہیں۔) اس کا معنی یہ ہے کہ ایک اور خصلت ہے۔ اور ''درجہ'' سے مراد بلند منزلت ہے، اور اس سے جنت کے محلات اور اس کے مراتب مراد ہیں جن میں سب سے بلند فردوس ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

اس سے یہ گمان نہیں کرنا چاہیے کہ جنت کے درجات اسی تعداد تک محدود ہیں، بلکہ جنت کے درجات اس سے کہیں زیادہ ہیں، اور ان کی حتمی تعداد اور حد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے: (صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور اوپر چڑھتے جاؤ، کیونکہ تمہارا مقام اس آخری آیت کے پاس ہو گا جسے تم پڑھو گے۔)
یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جنت میں درجات قرآن کی آیات کی تعداد کے مطابق ہیں، اور وہ چھ ہزار سے کچھ زیادہ آیات ہیں۔ لہٰذا جب کوئی شخص جہاد کی فضیلت بھی حاصل کر لے اور قرآن کی فضیلت بھی، تو اس کے لیے سب درجات جمع ہو جائیں گے۔ اور پھر جس قدر اس کے اعمال بڑھتے جائیں گے، اس کے درجات بھی بڑھتے جائیں گے۔'' ختم شد

عز بن عبد السلام رحمہ اللہ ''الفوائد في اختصار المقاصد'' (ص 153) میں کہتے ہیں:

''مؤمنین کے ایمان کے درجات ہوتے ہیں: کچھ بلند، کچھ کم تر اور کچھ درمیانی۔
چنانچہ مجاہدین کے لیے جنت میں سو درجے ہیں، جن میں سب سے اعلیٰ درجہ جہاد کے سب سے اعلیٰ مرتبے کے مطابق ہو گا، اور سب سے ادنیٰ درجہ جہاد کے ادنیٰ مرتبے کے مطابق۔'' ختم شد

ابن قیم رحمہ اللہ ''حادي الأرواح'' (ص 66) میں کہتے ہیں:

''صحیحین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (جنت کے سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔) یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ درجات نہایت بلند اور اونچے ہیں، واللہ اعلم۔ اس حدیث کے الفاظ دو طرح آئے ہیں: ایک یہی ہیں، اور دوسرے یہ ہیں: (بلاشبہ جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔) ہمارے استاد محترم اس

دوسرے لفظ کو ترجیح دیتے ہیں، اور یہ الفاظ اس بات کی نفی بھی نہیں کرتے کہ جنت کے درجات اس سے زیادہ بھی ہوں۔ اس کی مثال اس صحیح حدیث کی طرح ہے جس میں فرمایا گیا: (بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو شخص انہیں شمار کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔) یعنی اللہ تعالیٰ کے ناموں میں یہ تعداد بھی ہے۔ پس دونوں احادیث میں کلام کا مفہوم یکساں ہے۔'' ختم شد

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''فتح الباری'' (13/413) میں کہتے ہیں:
''نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے فرمان: (سو درجے ہیں) کے سیاق میں یہ صراحت موجود نہیں کہ مذکورہ تعداد ہی جنت کے تمام درجات ہیں اس سے زیادہ نہیں ہیں؛ کیونکہ حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس سے زیادہ درجات کی نفی کرتی ہو۔

اس کی تائید ابو سعید رضی اللہ عنہ کی اس مرفوع حدیث سے بھی ہوتی ہے جسے ابو داود نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے، جس میں آیا ہے: (صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ، اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے تم دنیا میں پڑھتے تھے، کیونکہ تمہارا مقام اس آخری آیت کے پاس ہو گا جسے تم پڑھو گے۔) اور قرآن کی آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو سے زیادہ ہے؛ اس سے زائد تعداد میں کچھ اختلاف ہے۔'' ختم شد

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے:
جنت کے درجات کی تعداد کے بارے میں زیادہ ظاہر بات یہ ہے کہ یا تو وہ کسی خاص تعداد میں محدود نہیں، یا پھر وہ قرآن کی آیات کی تعداد کے برابر ہیں۔ اور یہ حدیث کہ: (جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے تیار کیا ہے) جنت کے تمام درجات کو صرف سو تک محدود کرنے کی صریح دلیل نہیں ہے، بلکہ اس میں خاص طور پر مجاہدین کے درجات کا ذکر ہے۔

واللہ اعلم